جواب: استنجا بائیں ہاتھ سے کرنا چاہیئے نہ کہ دائیں ہاتھ سے۔ عبداللہ روپڑی

قضاء حاجت اور فراغت کی دُعا

سوال: قضاء حاجت کی دُعا کس وقت پڑھی جائے؟

جواب: جب ٹٹی میں داخل ہونے لگے یا جنگل میں پاخانہ بیٹھنے کا ارادہ کرے۔ اس وقت دُعاء پڑھنی چاہیئے۔ اور وہ دعاء یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

ترجمہ:۔ اے اللہ! بے شک میں خبیث جنوں اور جنیوں سے تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں۔

جب قضاء حاجت سے فارغ ہو تو یہ دعاء پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اَذْھَبَ عَنِّیَ الْاَذٰی وَعَافَانِیۡ غُفْرَانَكَ

سب تعریف خدا کے لئے ہے۔ جس نے مجھ سے تکلیف اور نجاست کی شئے دور کردی اور مجھے عافیت بخشی۔ اے اللہ میں اس نعمت کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔

عبداللہ روپڑی

غسل کا بیان

وجوب غسل کا وقت

سوال: غسل کب واجب ہوتا ہے؟

جواب: شہوت کے ساتھ منی نکلنا خواہ کسی عورت وغیرہ کا خیال کرنے سے ہی نکلے غسل کو واجب کر دیتا ہے۔ اور ہمبستری کے وقت جب ختنہ کی جگہ غائب ہوجائے تو بغیر نکلنے منی کے غسل واجب ہوجاتا ہے احتلام سے بھی غسل واجب ہوجاتا ہے۔ مگر اس کے لئے شرط ہے۔ کہ جب جاگے تو کپڑے میں تری معلوم ہو حیض و نفاس سے فراغت کے وقت۔ اسلام لانے کے وقت اور مرنے کے ساتھ بھی غسل واجب ہے۔ مگر شہداء اس سے مستثنیٰ ہیں۔

نماز جمعہ، عید الفطر، عید الاضحیٰ، احرام باندھتے وقت اور مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے وقت غسل مسنون ہے۔ اسی طرح جو شخص میت کو غسل دے یا سنگی لگوائے یا بیوی سے ایک دفعہ ہم بستری کر کے فارغ ہونے کے بعد دوبارہ ہمبستری کرنا چاہے تو اس کے لئے بھی غسل مسنون ہے۔

دوبارہ ہمبستری کرنے والا استنجاء کی جگہ دھو کر وضو کر کے ہمبستری کرے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ اگر جنابت کی حالت میں سونا چاہے یا کچھ کھانا چاہے تو بھی وضو کافی ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی ۲۵ محرم ۱۳۷۹ھ، یکم اگست ۱۹۵۹ء

سوال: غسل جنابت فرض ہے یا واجب یا سنت یا نفل یا مستحب، کیا جنابت کی حالت میں سحری کھائی جا سکتی ہے۔ قرآن مجید اور نماز پڑھی جا سکتی ہے؟

محمد ظفر اقبال مکان ۹۴ سکیم ۲ گل گشت کالونی۔ ملتان

جواب: غسل جنابت ضروری ہے۔ کیونکہ جنبی کی نماز نہیں ہوتی اور نہ قرآن مجید پڑھ سکتا ہے۔ ہاں سحری کھائی جا سکتی ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑ ۱۱ شوال ۱۳۸۳ھ

غسل جنابت

سوال: غسل جنابت کا طریقہ کیا ہے؟ حمید اللہ شاکر

جواب: غسل جنابت کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے استنجاء کی جگہ اور آس پاس کی جگہ اچھی طرح دھوئے پھر ہاتھ مٹی پر مل کر یا صابن سے مل کر دھولے۔ پھر پورا وضو کرے۔ جس میں پاؤں بھی شامل ہیں۔ پھر سر پر تین لپ ڈالے۔ جن سے بالوں کی جڑیں تر ہو جائیں۔ پھر باقی بدن پر پانی بہائے۔

حائضہ کیلئے غسل کا طریقہ

سوال: حائضہ عورت حیض سے فارغ ہو کر کس طرح غسل کرے؟ حمید اللہ شاکر

جواب: حیض کا غسل بھی اسی طرح ہے۔ غسل جنابت میں عورت کو مینڈھیاں کھولنی ضروری نہیں۔ غسل حیض میں ضروری ہیں۔ نیز غسل حیض میں روئی پر کستوری لگا کر مخصوص جگہ پر لگالے۔ تاکہ بدبو کا اثر

نمبر ہے۔ عبداللہ امرتسری روپڑی حال لاہور ماڈل ٹاؤن سی بلاک کوٹھی نمبر ۱۱۹
۹/۲۳ ۱۳۷۶ھ مطابق ۲۲ اپریل ۱۹۵۷ء

خاوند بیوی ایک بستر پر! مسئلہ احتلام

سوال:۔ خاوند اور عورت رات کے وقت ایک بستر پر آرام پذیر ہوئے مگر دونوں نے مجامعت اور مباشرت آپس میں نہ کی۔ صبح کو جب اُٹھے تو بستر پر طراوت پائی۔ طراوت دیکھتے وقت دونوں ہی انکار کرتے ہیں کہ ہمیں احتلام نہیں ہوا۔ اب وہ طراوت کس کے ذمے لگائی جاوے کہ ان کو غسل کرنے کا حکم دیا جاوے۔ اب قرآن شریف وحدیث شریف کی نص سے حکم فرمایا جاوے آیت، سیپارہ یا حدیث صحیح کا حوالہ کتاب و باب و فصل تحریر کی جاوے؟ (محررہ غلام محمد)

جواب:۔ مشکوٰۃ میں ہے:۔

عن عائشۃ رضہ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ یَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا یَذْکُرُ احْتِلَامًا قَالَ یَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ الَّذِیْ یَرٰی اَنَّہٗ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا یَجِدُ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَیْہِ قَالَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ ھَلْ عَلَی الْمَرْاَۃِ تَرٰی ذٰلِکَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ اِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ۔ رواہ الترمذی وابوداؤد وروی الدارمی وابن ماجۃ الی قولہ لا غسل علیہ (مشکوٰۃ باب الغسل فصل ۲ ص ۴۸)

یعنی ”حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مرد کی بابت سوال ہوا جو تری دیکھے اور اس کو احتلام یاد نہ ہو۔ فرمایا غسل کرے۔ اور یہ بھی سوال ہوا کہ جس کو خواب میں احتلام ہو اور تری نہ پائے۔ تو فرمایا اس پر غسل نہیں۔ امّ سلیم رضہ نے پوچھا۔ کیا عورت پر بھی غسل ہے۔ جب عورت دیکھے تو فرمایا عورتیں بھی اسی حکم میں ہیں۔“

اس حدیث سے اتنا معلوم ہوا کہ تری دیکھنے کی صورت میں غسل ضروری ہے۔ خواہ احتلام یاد ہو یا نہ۔

رہی یہ بات کہ شک کی صورت میں غسل کس پر ہے۔ سو اس کا جواب مندرجہ ذیل حدیث میں ہے:۔

وزاد مسلم بروایۃ ام سلیم رضہ اِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِیْظٌ اَبْیَضُ وَمَاءُ الْمَرْاَۃِ رَقِیْقٌ اَصْفَرُ (مشکوٰۃ باب الغسل فصل اوّل ص ۴۷)

یعنی مسلم میں ہے ام سلیمؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ کہ مرد کا پانی گاڑھا سفید ہوتا ہے۔ اور عورت کا پانی پتلا زرد ہوتا ہے۔

اس حدیث میں ہر ایک پانی کی علامت تبلادی ہے پانی کو دیکھ کر اس کے مطابق عمل درآمد ہونا چاہیئے اگر پانی گاڑھا سفید ہو تو مرد غسل کرے اور اگر پتلا زرد ہو تو عورت غسل کرے۔

اگر بالفرض تمیز نہ ہو سکے تو پھر شک ہے اس حالت میں دونوں کو غسل کرنا چاہیئے، کیونکہ معاملہ مشتبہ ہو گیا۔ اور مشتبہ سے بچنے کا حکم ہے۔ چنانچہ مشکوٰۃ کتاب البیوع میں ہے:۔

فمن اتقی الشبہات الحدیث اور اس سوال کی صورت میں جب تمیز نہ ہو سکے۔ تو شبہ سے تب ہی نکل سکتے ہیں۔ جب کہ دونوں غسل کریں۔

عبداللہ امرتسری از روپڑ۔ ۳ ستمبر ۱۹۳۴ء

"اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ" حدیث کا مطلب

سوال:۔ اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انزال ہو تو غسل واجب ہوتا ہے اگر ہمبستری کے وقت انزال نہ ہو تو غسل واجب نہیں ہوتا۔ کیا اس حدیث کا یہی مطلب ہے؟

جواب:۔ پہلے الماء سے مراد پانی ہے اور دوسرے الماء سے مراد منی ہے۔ یعنی انزال ہو تو غسل واجب ہے، اگر انزال نہ ہو تو غسل واجب نہیں۔ ابی بن کعبؓ نے کہا۔ کہ شروع اسلام میں اس مسئلہ میں رخصت تھی پھر یہ رخصت منسوخ ہو گئی اور غسل کا حکم دیا گیا کہ مجامعت کے وقت اگر انزال نہ بھی ہو تو ہر دو پر غسل واجب ہے۔

ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ حدیث اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ منسوخ نہیں ہے۔ بلکہ احتلام کے بارہ میں ہے یعنی کوئی شخص خواب میں محتلم ہو جائے۔ بیداری میں کپڑے یا جسم پر تری پائے تو غسل واجب ہے ورنہ غسل واجب نہیں۔

سوال:۔ طلوع فجر سے پہلے غسل جمعہ ہو سکتا ہے؟

جواب:۔ اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ مجاہد۔ الحسنؒ۔ النخعیؒ۔ ثوریؒ۔ شافعیؒ اسحٰقؒ کا قول ہے۔ کہ جو شخص طلوع فجر سے پہلے غسل جمعہ کرتا ہے۔ وہ غسل کفایت نہیں کرتا۔ اس لئے کہ حدیث میں جمعہ کے دن میں غسل کا

بیان ہے۔ اور دن طلوع فجر کے بعد شروع ہوتا ہے طلوع فجر سے پہلے شروع نہیں ہوتا۔
اوزاعیؒ نے کہا ہے کہ غسل جمعہ اگر طلوع فجر سے پہلے کر لیا جائے تو کافی ہے جب کسی مسئلہ میں اختلاف ہو تو اس سے نکلنا ہی بہتر ہے۔ غسل دن کے وقت کیا جائے۔ اس کی تائید امام مالکؒ کے اس قول سے بھی ہوتی ہے کہ وہ غسل کافی نہیں جس کے بعد جمعہ کی طرف روانگی نہ ہو۔ یہ اس صورت میں ممکن ہے کہ غسل دن کے وقت ہو۔ طلوع فجر سے پہلے نہ ہو۔ طلوع فجر سے پہلے جمعہ کی طرف آنے کا وقت اکثر نہیں ہے۔

حیض اور استحاضہ کا بیان

عورت مستحاضہ کا حکم

سوال:۔ ایک عورت نے مجھ سے سوال کیا کہ مجھ کو ایام حمل میں خون آیا۔ میں نے اس کو حیض شمار کیا۔ نماز چھوڑ دی۔ پھر وہ ایام معہودہ سے بڑھ کر استحاضہ ہو گیا۔ تو میں نے غسل حیض کر کے نماز شروع کر دی اب مہینہ گزر گیا ہے۔ اب نماز کا کیا کروں؟ میں نے کہا ایام معہودہ میں اتنے دن نماز چھوڑ دی پھر حسب معمول غسل کر کے نماز پڑھو۔ اس نے کہا ہمیشہ میری نماز چھوڑنے کے دن پورے مہینہ نہیں آتے دو دو تین تین دن آگے پیچھے ہو جایا کرتے ہیں۔ میں نے کہا جب اس رنگ کا خون آئے جیسا مستحاضہ کے لئے حدیث میں وارد ہے تو نماز چھوڑ دے جب اس رنگ کا خون آنے تو غسل کر کے شروع کر دے۔ اس نے کہا کہ مجھ کو ہمیشہ ایک رنگ کا خون آتا رہتا ہے اور تھوڑا تھوڑا آتا ہے۔ کبھی ایک ایک دو دو دن بند بھی ہو جاتا ہے آپ اس بارہ میں مفصل فتویٰ تحریر فرمائیں۔

جواب:۔ مستحاضہ کی حدیث میں تین صورتیں مذکور ہیں۔
ایک وہ جس کے دن عادت کے ساتھ معلوم ہوں۔
دوسری وہ جو خون پہچان سکتی ہو۔
تیسری وہ جو نہ عادت والی ہو نہ خون پہچان سکتی ہو چنانچہ نیل الاوطار میں ان تینوں پر الگ الگ باب